حیات انسانی کے لیے اسلامی مالیاتی اور تجارتی پالیسیوں کا کردار قرآن کریم کی روشنی میں

حافظ محمد عثمان [1]

پروفیسر ڈاکٹر ندیم الدین [2]

خلاصہ:

اس تحقیقی مقالہ میں قرآن کریم کی آیات مقدسات سے اقتصادی ومالی استحکام کی اہمیت کو عیاں کیا گیا ہے۔ ملک وملت بلکہ افراد کی فلاح اور کامیابی میں بھی بنیادی عنصر یہی ہے۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا ایمان ہے کہ اسلام دنیا کا سب سے پاکیزہ مذہب اور مکمل ضابطہ حیات ہے، اسلام کے اصولوں پر عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور اسلام میں حیات انسانی کی ہر جہت کے لئے راہنمائی کے لئے اصول وضوابط موجود ہیں, خواہ معاملہ معاشی و معاشرتی ہو یا سیاسی حتی کہ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو اسلام نے اپنے پیروکاروں کی مکمل راہنمائی کی ہے۔ جہاں اسلام نے باقی شعبہ ہائے زندگی میں انسان کی راہنمائی کی ہے وہاں تجارت واقتصادیات کے شعبہ میں بھی راہنمائی کی ہے۔ تہذیب و تمدن کی ترقی کی وجہ سے ضروریات کی بڑھتی ہوئی شرح کے مطابق قدرتی اسباب کی دریافت کے ساتھ قابل استعمال شکل میں لانے کی عملی تدابیر اختیار کرنا اور اقتصادی و معاشی معاملات میں قرآن پاک کی ہدایت و راہنمائی میں مستقل طور پر عمل پیرا ہونا نسل انسانی کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ تجارت واقتصادیات کے ان تمام اصولوں کا عملی نمونہ ہے جو قرآن کریم میں نازل ہوئے۔

کلیدی کلمات: قرآن کریم، حیات انسانی، پالیسی، تجارت، مالیات

---

[1] اسسٹنٹ پروفیسر اسلامی معاشیات/اسلامی اقتصادیات وبنکاری اور علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاہور، ملتان کیمپس۔

[2] پروفیسر نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، ملتان، سب کیمپس۔

تجارت واقتصادیات کا تعارف

تجارت انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہر ایک معاشرے کی معیشت میں اس کا مرکزی کردار ہے۔ یہ آمدنی کے ساتھ ساتھ انسانی طرز حیات کا ایک ذریعہ ہے۔ انسانی ضروریات کی تمام قانونی سرگرمیاں اور عمل بالواسطہ یا بلاواسطہ تجارت سے منسلک ہیں۔ ایک اطمینان بخش روزگار کے بغیر انسان بہت سی ایسی سرگرمیوں کو انجام دینے سے قاصر رہتا ہے جو وہ دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔

صنعت، زراعت یا کسی دوسرے پیشہ میں انسان کی دلچسپی اقتصادیات اور تجارت کی غرض سے ہے، کیونکہ کوئی بھی انسان ان کی ضروریات کو پورا کرنے میں خود مختار نہیں ہے، کوئی انسان کسی معاشرے میں اکیلے نہیں رہ سکتا بلکہ اسے اجتماعی طور پر بہت سے کاموں کو انجام دینا پڑتا ہے اور سامان اور خدمات کا تبادلہ (بارٹر) ان اجتماعی سرگرمیوں میں سے ایک ہے دوسرے الفاظ میں آمدنی کے حصول کے لئے مال اور خدمات کے تبادلہ کو اقتصادیات اور تجارت کہا جاتا ہے۔

اقتصادیات اور تجارت کی انفرادی زندگی میں بہت اہمیت ہے بلکہ یہ کہنا درست ہوگا کہ اقتصادیات اور تجارت سے اجتماعی زندگی کی بہت سی راہیں ہموار اور جہتیں واضح ہوتی ہیں۔

معاشرے اور ممالک کی ترقی اور اقتصادیات اور تجارت پر منحصر ہے۔ ایک علاقے یا خطے کی کسی دوسرے علاقے یا خطے سے تعلقات کی نوعیت سے اس کی طاقت اور مضبوطی کی وضاحت ہوتی ہے اور یہ ایک حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے حکمران ممالک اپنی مضبوط اقتصادی اور مالی حیثیت کی وجہ سے "حکمران" ہیں۔

کسی ملک کی مصنوعات جب دوسرے ممالک کے بازار میں فروخت ہوتی ہیں تو اس سے اس کی اقتصادی اور تجارتی حیثیت مضبوط ہوتی ہے اور آج کل ایسے ممالک کو طاقتور سمجھا جاتا ہے۔

ایک مکمل ضابطہ حیات ہونے کی وجہ سے اسلام نے انسانی زندگی کے اس اہم حصے کو بے حد اہمیت دی ہے اور اس کے بارے میں واضح ہدایات دی ہیں۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے اپنے آپ کو ایک تاجر کے طور پر بھی پیش کیا اور انہوں نے اقتصادی امور اور تجارت میں بہت سے بنیادی قوانین اور قواعد وضوابط متعارف کروائے۔

اسلام نہ صرف تجارت کے بارے میں لوگوں کو حوصلہ افزاء قوانین دیتا ہے بلکہ ایسے اصول بھی دیتا ہے جو دنیا اور آخرت میں کامیابی کے حصول کا بہترین اور مستند ذریعہ ہیں۔

اقتصادی امور اور تجارت میں لوگ ذاتی مفادات کے لئے دوسروں کا استحصال کرتے ہیں، اس صورت حال میں اسلام نے اس طرح ہدایات دی ہیں کہ نہ کوئی کسی کا استحصال کر سکے اور نہ کسی کی طرف سے استحصال کا شکار ہو اور ناہی حرام طرز تجارت اختیار کر سکے کہ جس کی وجہ سے دنیا و آخرت میں خوفناک اور بدترین نتائج سے دوچار ہونا پڑے۔

اگر ایک طرف اسلام نے لوگوں کو تجارت کی تلقین ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی ان پابندیوں اور رکاوٹوں کی وضاحت بھی کی ہے کہ اقتصادیات اور تجارت سے انسان کی فلاح و بہبود ہو اور استحصال سے حفاظت ہو۔ اسلامی اقتصادی سرگرمیوں کو نافذ کرنے والا قانون کی شریعت اسلامیہ کی شاخ معاملات (ٹرانزیکشن) کے تحت آتا ہے، جو کہ مختلف ہے شریعت کی شاخ عبادہ سے جس کے تحت عقیدہ اور عبادت کے معاملات آتے ہیں۔

اسلامی مالیاتی پالیسیوں کا تعارف

مالیاتی پالیسیاں وہ عمل ہے جس کے ذریعہ تجارتی و اقتصادیاتی معلاملات کے استحکام کو فروغ دینے کے لئے عام طور پر منافع کی شرح کے ذریعہ پیسے فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی اسلامی حکومتوں میں یہ کام بیت المال (خزانہ) کے ذریعے کیا جاتا تھا اور یہ حکومت کی مالیاتی پالیسی کے ساتھ شامل تھا۔ کیونکہ اُس وقت پیسہ سونے کے سکوں (درہم اور دینار) پر مشتمل تھا۔[1]

اور سونا کی فراہمی مستحکم اور متوازی تھی، ادھار قابل اطلاق نہیں تھا، اس وقت پیسے کی وسعت ۳بنیادی طور پر اس طرح موجود نہ تھی جیسا کہ حالیہ اور موجودہ دور میں ہے۔

اسی طرح جس طرح روایتی مرکزی بینکاری میں اسلامی مرکزی بینک کے اہم افعال یعنی قیمتوں کے استحکام کو برقرار رکھنے اور اقتصادی معاہدے کو پورا کرنے یا مالیاتی نظام کی کارکردگی کے نقصانات میں کمی اور حساب کتاب کی جانچ پڑتال اور بینکوں کے اندرونی معاملات کی نگرانی کے طور پر بیان کی

[1] Muhammad Umer Chapra (1996), Monetary management in an Islamic economy, Islamic Economic Studies, Vol. 4, No. 1, December

جاتی ہیں۔اگرچہ اسلامی مرکزی بینکاری مجموعی طور پر روایتی مرکزی بینکنگ سے مختلف نہیں ہے، لیکن مالیاتی پالیسی کو منظم کرنے میں اسلامی مرکزی بینک کا کردار صرف سود سے پاک اسلامی مالیاتی دستاویزات کا استعمال کرنے کے لئے محدود ہے اور روایتی بینکوں میں غیر سودی بینکاری جیسی کارروائیوں کو نافذ کرنے کے لئے پابند کرتا ہے ہے۔[1]

اسلامی مالیاتی دستاویزات سود سے پاک اور مرکزی بینک، حکومت اور تجارتی بینکوں اور غیر بینکاری پیسے اور مالیاتی اداروں کی مختلف سطحوں پر،مالی اور مالیاتی پالیسیوں کا اطلاق کرنے میں موثر ہونا چاہئے۔اسلامی مرکزی بینکاری میں روایتی سودی بانڈز کی اجازت نہیں ہے۔یہ پابندی زیادہ تر اسلامی مرکزی بینکاری پر منحصر ہوتی ہے جو روایتی بینکاری سے فرق کرنے اور مالیاتی پالیسی کو نافذ کرنے کے لئے ہے۔مزید برآں تجارتی بینکوں، پیسے، کریڈٹ فنڈز اور پیسہ اور اس کی دستاویزات دینے والے اداروں کی نگرانی کے لئے مالیاتی پالیسیوں کے ادارے قانونی طور پر ذمہ دار ہیں۔اسلامی مرکزی بینک اور اسلامی تجارتی بینکوں کو سود پر مبنی بینکاری معاملات کی اجازت نہیں ہے۔ اس میں کچھ نئے اور مختلف نگرانی کے فرائض بھی مالیاتی حکام کو مالیاتی پالیسی کے ساتھ عملدرآمد کروانے کے لئے سئے گئے ہیں۔

مرکزی بینکاری کے ساتھ ساتھ مالیاتی مقاصد روایتی نظام سے ملتے جلتے ہیں لیکن ان کے لئے سود کی ممانعت کو تسلم کرنا بھی لازمی ہے۔اس مقصد کو پوری انسانیت اور اقتصادی استحکام کی خوشحالی، پیسے کے گھریلو اور بیرونی اقدار کو مستحکم کرنے، مسلسل اور متوازن اقتصادی ترقی کو فروغ دینے، معاشی ترقی کے لئے وسائل کو متحرک کرنے، آمدنی اور دولت کی تقسیم میں بہتری اور اس طرح مختلف اہمیات کے ساتھ اسلامی اور روایتی مرکزی بینکاری کے نظام دونوں میں تسلیم کیا جاتا ہے،دونوں نظاموں میں افراط زر، غیر سطحی اور طویل اقتصادی بحران،بے روزگاری کی گنجائش نہیں ،معاشرتی کلفت اور اقتصادی فلاح و بہبود کی تباہ کن صورت حال کی وجہ سے۔[2]

[1] M- U- Chapra. (1985). Toward Just a Monetary System. Journal of King Abdul Aziz University: Islamic Economics, Vol. 2, 109-115.

[2] Ibid.

اسلامی مرکزی بینکاری کے افعال روایتی بینکاری جیسے ہی ہیں، پیسے کی فراہمی کو منظم کرنا، بینک فنانس کی سمت کو متعین کرنا، حفاظت کے اقدامات فراہم کرنااور قابل اعتماد بینکاری اور بینکوں کی نگرانی کو یقینی بنانا۔

مالیاتی پالیسی کے شرعی قوانین

اسلام کا مقصد انسانیت کااعزازاور انسانیت میں وقار کی پوری بلندی ہے. اعزاز کا مطلب انسانوں کی فلاح و بہبود کی بہتری ہے. عام طور پر وجہ اور شریعت دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں، شرعی قواعد اور وجوہات حکمت عملی کے نظریہ پر مبنی ہیں۔اس کے علاوہ اسلام میں فیصلہ کرنے کا بہترین طریقہ مشاورت ہے۔اس تصور سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ معاہدے کے ذریعے اسلام کے بارے میں معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں اتفاق ہوتا ہے۔

وَ اَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ ۖ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ

''اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔''(الشوریٰ)[1]

یہ ایک عام قانون سازی ہے جو مشاورت کے ذریعہ فیصلہ سازی کو اختیار کرتی ہے۔عام عقلی اصول اور رسمی حدود اس ی طریقے سے واضح ہیں۔ انہیں اقدار پر تمام نئے اداروں کے لئے قواعد وضوابط کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔بنیادی طور پر کچھ شرعی احکام کے قانون سازی کے نظریے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت سے دوسروں کو اس امر کی وجہ سے ہے چھوڑ کر کہ مختلف اوقات میں مختلف جزوی احکام کی ذمہ داری اور پابندی مختلف ہے۔ یہ مالیاتی اتھارٹی اور پالیسی کے ادارہ بنانے کے لئے ایک تعارف تھا لیکن اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ جائز (مباح) سرگرمیوں کو صرف ایکدائرہ کار کے اندر اسلامی قوانین کی پابندی میں اجازت دی جاتی ہے اور اس سے زیادہ نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ‌ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَكُمۡ

[1] Al Quran, Translation Kanzul Emaan.

رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٩﴾

"پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو، نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ، نہ تمہیں نقصان ہو۔" (البقرہ)

یہ آیت سود (ربا) کے بارے میں ہے اور ہم اس کو ملا سکتے ہیں ذاتی پیسہ کی انتظامی سطح سے مالیاتی پالیسی تک (اور بین الاقوامی مالیاتی اور بین الاقوامی تبادلے کے انتظام کے مطابق) منظور شدہ پالیسیوں کو اس سے زیادہ اس کی مارکیٹ کی قیمت نہیں فراہم کرنا چاہئے جس کا مطلب ہے "غیر قانونی"؛ اور دوسری طرف "ناحق" ہے۔

اسلام میں نگرانی کی پالیسیاں لین دین میں فراڈ کی روک تھام کے لئے ہیں، لیکن اقتصادی مداخلت کے لئے نہیں۔ یہ بھی مانیٹری اتھارٹی اور نگرانی کی ذمہ داری ہے غیر جانبداری کا ہر چیز کا تعین کرے۔ موجودہ مغربی معیشتوں میں جیسے امریکہ، فیڈرل ریزرو سسٹم ایک نجی کارپوریشن ہے کہ اس کے بڑے اسٹاک ہولڈر امریکی بینکر ہیں۔ اکثر تین بڑے بینکاری خاندانوں سے ہیں)۔ تاہم وفاقی ریزرو ایکٹ غیر جانبداری پر مجبور کرتا ہے لیکن اصل میں مطلق غیر جانبداری امریکہ مالیاتی نظام میں بحث کا موضوع ہے۔[1]

مالیاتی دستاویزات اور اسلامی تحفظات

مالیاتی حکام مختلف دستاویزات کا استعمال کرتے ہیں، جس کی عام طور پر تین گروہوں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔

افراط زر: عام طور پر یہ دستاویزات مالیاتی توسیع کے طریقہ کار کے ذریعہ پیسے کی فراہمی کو قابل استعمال اور قابل یقین بناتی ہیں۔ یہ نظام عملی طور پر بینکوں اور بینکوں کے قرضوں میں پیسے جمع کرنے کے ذریعے رقم پیدا کرتا ہے.

کیفیات / ماہیت: یہ دستاویزات عملی طور پر بینکوں اور بینکوں کے قرضوں میں رقم جمع کرنے کے ذریعے پیسہ پیدا کرتی ہیں اور مختلف اقتصادی شعبوں میں قرضوں اور ادھار کی تخصیص و تقسیم کے

[1] Federal Reserve Act, December 23, 1913.
http://www.llsdc.org/attachments/files/105/FRA-LH-PL63-43.pdf

بارے میں مالیاتی انتظامات کے لئے ہدایات ہیں۔ سود کی شرح کی بنیادی کیفیات کی معلومات کا حصول بھی ہوتا ہے۔

منصوبہ بندیٔ مستقبل: وہ دستاویزات جو تجارتی بینکوں کی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

اقتصادی ترقی اور انسانی فلاح و بہبود کے عناصر

اسلام سماجی اور معاشی انصاف کے اصولوں کی وضاحت کرتے ہوئے، حلال اور حرام کا تصور، معاشرے میں اقتصادی ترقی اور خوشحالی لانے کے لئے وسائل کو خاص کرکے ان کے بہترین استعمال کے بارے میں ریاست کا کردار اور افراد کی ذمہ داریاں بیان کرتا ہے۔ قدرتی ماحول کے مختلف میکانزمز انسانیت کی خدمت کرتے ہیں اور ان کا بہترین استعمال اس دنیا میں ترقی اور خوشحالی لاتا ہے۔ کچھ ایسے عناصر موجود ہیں جو کو شرعی طور پر اسلامی نقطۂ نظر سے منفرد ہیں ایک مقتدر معاشرے کے معاملات میں اور یہ عناصر معاشرتی ہم آہنگی کے لئے لازمی ہیں۔ یہ عناصر انفرادی اور معاشرے کے استحکام اور ترقی کے لئے اہم مظاہر ہیں۔

عناصر یہ ہیں:

۰۱) ذمہ داری (فرض)

۰۲) مشاورتی کمیٹی (شوریٰ)

۰۳) مساوات (العدل والاحسان)

۰۴) ہبہ (وقف)

۰۵) راہ خدا میں خرچ (صدقات و خیرات، زکوۃ)

اسلام میں آمدنی کے جائز ذرائع

اسلام نے کو سب سے پہلا اصول مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام چیزیں اصلاً حلال اور مباح ہیں اور حرام صرف اور رس وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں صحیح اور صریح نصوص (آیات قرآن اور احادیث رسول ﷺ) موجود ہیں۔ لہٰذا اگر صحیح نص موجود نہ ہو بلکہ ضعیف ہو یا حرمت پر صریح طور سے دلالت نہ کرتی ہو تو اصل اِباحت (مباح / حلال ہونا) برقرار رہے

گی۔ تمام علماء حق اس بات پر متفق ہیں کے تمام اشیاء اور منفعتین (جن سے نفع حاصل ہو) اصلاً حلال اور مباح ہیں۔ آمدنی کا ہر وہ ذریعہ جس میں تمام متعلقہ فریقین مساوی طور پر فوائد حاصل کرتے ہیں جائز ذریعہ آمدنی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

''وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔'' (البقرہ)[1]

وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ

''اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لئے۔'' (الجاثیہ)[2]

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظٰهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ

''کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں، کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب۔'' (لقمٰن)[3]

اللہ پاک نے ان نعمتوں کو انسان پر مسخر فرما کر احسان کیا، لٰہذا یہ کیوں کر سوچا یا کہا جا سکتا ہے کہ وہ مہربان خود ہی نعمتیں عطا فرمائے اور خود ہی ان کو حرام ٹھرا کر انکے نفع سے اپنی مخلوقات کو محروم فرما دے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس نے صرف چند چیزوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی کسی خاص مصلحت اور سبب کی بنا پر۔ شریعت اسلامیہ میں محرمات کا دائرہ بہت تنگ ہے، بر عکس اس کے کہ حلال کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احکامات حرمت پر صحیح اور صریح نصوص بہت کم ہیں اور باقی تمام وہ چیزیں جن کے بارے میں کوئی صحیح اور صریح نص موجود نہیں اصلاً مباح اور حلال ہیں اور ان کے بارے میں اللہ کریم کے حضور کوئی مؤاخذہ نہیں۔

---

[1]۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

[2]۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔۔

[3]۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

اسلام میں آمدنی کے ممنوعہ ذرائع

باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر، خیانت کرکے، غصب و غبن سے، سُود کی طرز پر، چوری سے یا جوئے سے، حرام تماشوں ی، حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے، رشوت یا جھوٹی گواہی اور چغل خوری وغیرہ سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤاور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھالو جان بوجھ کر۔''(البقرہ)[1]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا

''اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔''(النساء)[2]

۰۱)	رشوت	(البقرۃ: ۱۸۸)
۰۲)	دوسروں کا مال ناحق کھانا	(البقرۃ: ۱۸۸)
۰۳)	فراڈ	(آل عمران: ۱۶۱)
۰۴)	چوری اور ڈکیتی	(المآئدہ: ۳۸)
۰۵)	فحش ذرائع آمدنی	(النور: ۱۹)
۰۶)	جوا	(المآئدہ: ۹۰)
۰۷)	شراب اور اس کا کاروبار	(المآئدہ: ۹۰)
۰۸)	سود اور سودی کاروبار	(البقرۃ: ۲۷۵)

[1] القرآن ترجمہ کنزل الایمان.

[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان.

کاروبار کے لئے اسلام کی اخلاقی ہدایات

کاروبار کے لئے شریعت مطہرہ نے بے شمار اصول وضوابط اور کامل راہنمائی فرمائی ہے کہ اپنے ترازو کو درست رکھو مطلب کوئی بھی کام کرو اس میں ایمان داری سے کام کرو یہ نہ کرو کہ اصل دکھا کر نقل دے دو، صحیح دکھا کر خراب دے دو، ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لئے بہانے بناؤ، جب بھی کوئی لین دین کریں تو اس کو لکھ لیں اور کوئی لکھنے والا مقرر کرلیں ساتھ ہی کوئی گواہ بھی مقرر کرلیں وغیرہ۔ دنیا کے مال و دولت جمع کرنے کی خاطر یہ نہ بھول جائیں کہ وہ رب ذوالجلال موجود ہے جو ہماری ہر ہر حرکت دیکھ رہا ہے اور جس سے ہمارا کوئی علم پوشیدہ نہیں کہ کل جب اس کے سامنے حاضری ہو تو شرمندگی وندامت کے سوا کچھ پاس نہ ہو اور پھر وہ مہربان ہوتے ہوئے بھی یہ ھکم صادر فرمادے کہ ہمیں ہمارے اس مال و زر کو ہماری گردن کا طوق بنا کر ہمیں اسی سے ہی عذاب دیا جائے جو ہم نے جوڑ جوڑ کر رکھا، جس میں سے ہم نے مخلوق خدا کا حق ادا نہیں کیا۔اس بارے میں قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ

وَاَوۡفُوا الۡكَيۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ذٰلِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا

''اور ناپو تو پورا ناپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔''(بنی اسرائیل)[1]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَ الرُّهۡبَانِ لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ يَكۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَالۡفِضَّةَ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَهَا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ

''اے ایمان والو بیشک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔''(التوبہ)[2]

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان.

[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان.

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

"اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سُوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا اپنی قسمیں آپس میں ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا ہے اور ضرور تم پر صاف ظاہر کر دے گا قیامت کے دن جس بات میں جھگڑتے تھے۔" (النحل)[1]

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

"جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا انعام ہے اور اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے۔" (النساء)[2]

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى

"اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔" (النجم)[3]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ

"اے ایمان والوں جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے۔" (البقرہ)[4]

اسلامی تعلیمات اور غیر اخلاقی تجارتی طریقۂ کار

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ

"اللہ ہلاک کرتا ہے سُود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[3] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[4] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

ناشکرا بڑا گنہگار۔" (البقرہ)[1]

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَۙ‏ ﴿۱﴾ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَۖ‏ ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَؕ‏ ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓـئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَۙ‏

"کم تولنے والوں کی خرابی ہے۔وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں۔اور جب انہیں ماپ تول کر دیں کم کر دیں۔کیاان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے۔" (المطففین)[2]

انصاف اور ایمانداری قرآن کی رو سے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوَّامِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا

"اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یاماں باپ کا یار شتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو بہر حال اللہ کواس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منھ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔" (النساء)[3]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوَّامِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۸﴾

"اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔" (المائدہ)[4]

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[3] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[4] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

اصناف اور نسلی امتیاز قرآن کی رو سے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

"اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔" (الحجرات)[1]

فلاحی اخراجات کے لئے حوصلہ افزائی

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

"ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔" (البقرہ)[2]

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

"ان فقیروں کے لئے جو راہ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔" (البقرہ)[3]

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَ مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

[3] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

''ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بُخل کرتا ہے اور جو بُخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بُخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منھ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔''(محمد)[1]

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ

''میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چُھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی نہ یارانہ۔''(ابراہیم)[2]

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿١﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ

''بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا''(الماعون)[3]

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

''وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان سے ہنستے ہیں اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''(التوبہ)[4]

صدقات دینے والوں کے رویے

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[3] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔
[4] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ

''وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔اچھی بات کہنااور در گزر کرنااس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستاناہو اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے۔اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذادے کر اس کی طرح جو اپنامال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔''(البقرہ)[1]

فضول خرچی کی ممانعت

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا

''اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور فضول نہ اڑا۔بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔''(بنی اسرائیل)[2]

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا

''اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔''(الفرقان)[3]

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزالایمان۔

[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزالایمان۔

[3] ۔ القرآن ترجمہ کنزالایمان۔

بخل اور مال کو جمع کرنا

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

''اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہر گزاسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وراث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمھارے کاموں سے خبر دار ہے۔''(آل عمران)[1]

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا

''اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔ جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کے لئے کہیں اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اُسے چھپائیں اور کافروں کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''(النساء)[2]

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ

''جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا۔ کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔ ہر گز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا۔ اور تُو نے کیا

---

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

[2] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان۔

جانا کیا روندنے والی۔ اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے۔ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔"(الھمزہ)[1]

سفارشات

۰۱) کاروبار کرنے سے پہلے ہمیں شریعت اسلامیہ کے بتائے ہوئے اصول سیکھنا انتہائی ضروری ہے۔

۰۲) قرآن عظیم نے ہمیں معاشیات کے جو اصول وضوابط دئے ہیں ان میں سے بنیادی بنیادی معاملات پر مبنی ایک مستقل مضمون سیکنڈری اور ہائر سکینڈری لیول تک پڑھایا جائے۔

۰۳) بیچلر لیول تک اسلامی معاشیات کا کچھ ایڈانس لیول شامل ہونا چاہیے۔

۰۴) ماسٹر، ایم فل، پی ایچ ڈی لیول کے کسی بھی شعبہ کا طالب علم ہو اس کو اسلامی معاشیات کا ایک مضمون لازمی پڑھایا جائے، تاکہ طالب علم جب ڈگری لے کر دنیا کے کسی بھی علاقے میں اور زندگی کے کسی بھی شعبہ میں جائے تو اس کے پیش نظر اسلامی تعلیمات ہونی چاہییں کہ دیکھے والا ہر انسان اسلام سے متاثر ہو کر اسلامی تعلیمات کو اپنانے کی پوری پوری خواہش اور کوشش کرے۔

[1] ۔ القرآن ترجمہ کنزل الایمان.